بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

معزز قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو یاد ہے کہ جناب انصر رضا صاحب نے جنوری ۲۰۱۱ء میں کینیڈا میں ایک علمی مناظرہ کے دوران ایک بیان (statement) دیا تھا۔خاکسار نے اِنکے اس بیان سے متاثر ہوکر اِنکی خدمت میں ''دعوت الی الحق'' کے سلسلہ میں ایک مفصل خط لکھا تھا۔خاکسار کے مفصل خط کا لب لباب یہ تھا کہ خلیفہ صاحب کا دعویٰ مصلح موعود جناب انصر صاحب کے تسلیم کردہ قرآنی معیار کے مطابق بالکل جھوٹا ہے۔اگر انصر رضا صاحب سمجھتے ہیں کہ خلیفہ ثانی صاحب اپنے دعویٰ مصلح موعود میں سچے تھے تو اُنہیں چاہیے کہ اپنے تسلیم شدہ اور مقرر کردہ معیار کی روشنی میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کر کے میری غلطی (اگر کوئی ہے) کو رفع کر کے عنداللہ ماجور ہو جائیں۔انصر صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ''وہ لمبی لمبی تقریریں نہیں کرتے بلکہ کسی سوال کا دو (۲) منٹ میں جواب دے کر سائل کو فارغ کر دیتے ہیں''۔میری بھی یہی خواہش تھی کہ کوئی مجھے دو منٹ میں مختصر سا جواب دے کر اگر بقول جناب خلیفہ رابع صاحب (جلسہ سالانہ جرمنی اگست ۲۰۰۱ء) میرے دماغ میں نعوذ باللہ کوئی فتور پیدا ہو گیا ہے تو میری اس سے خلاصی ہو جاتی۔قارئین کرام۔واضح رہے کہ جس طرح آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی مسیح موعود کے مطابق موسوی مسیح ابن مریم ناصریؑ جن پر مقدس کتاب انجیل نازل ہوئی تھی کا زندہ آسمان پر جانا اور پھر آخری زمانے میں دین اسلام کے غلبہ کیلئے مع جسم انسانی آسمان سے اُتر نا نا صرف عقلاً محال بلکہ ناممکن بھی ہے۔اسی طرح ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نرینہ اولا (جسمانی لڑکوں) کا اس الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت میں آنا نہ صرف عقلاً محال بلکہ ناممکن بھی ہے لہٰذا حضورؑ کے کسی لڑکے کیلئے ممکن ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا مصداق بنائے۔اگر جماعت احمدیہ کے پاس جناب خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود بنانے یا ثابت کرنے کی کوئی گنجائش یا دلیل ہوتی تو یہ کام جناب خلیفہ رابع صاحب اپنی زندگی میں کر گزرتے۔اب انصر رضا صاحب۔دو (۲) منٹ میں مجھے کیسے جواب دے؟ اُن کیلئے یہی بہتر تھا اور اب بھی ہے کہ وہ اپنے بیان کے مطابق ایک غلط عقیدے کو چھوڑ دیں۔اس میں اُنکی بھی اور ساری جماعت احمدیہ کی بھی فلاح ہے۔انصر رضا صاحب نے میری دعوت الی الحق کا جو جواب دیا ہے یہ جواب بعض قارئین تک تو پہنچ چکا ہے لیکن سب تک نہیں پہنچا۔اب انصر رضا صاحب کے اس جواب کا سارے قارئین بذریعہ ویب سائٹ (alghulam.com) مطالعہ فرمالیں اور بعد میں خاکسار نے جو انصر رضا صاحب کے جواب کا جواب الجواب لکھا ہے وہ بھی پڑھ لینا۔آپ لوگوں نے عام طور پر ایک محاورہ سنا ہوگا کہ ''سوال گندم اور جواب چنا''۔میرے مکرم و محترم جناب انصر رضا صاحب نے اپنے جواب میں اس محاورے کو ایک بار پھر سچ کر دکھایا ہے۔آپ سب کو یاد ہوگا کہ بقول خلیفہ رابع صاحب ؎ یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اژدھا آج بھی دیکھنا مرد حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

قارئین کرام۔۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق موعود زکی غلام مسیح الزماں ہی مرد حق کی دُعا ہے کیونکہ اُسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے سے فرمایا تھا کہ۔۔(۱)''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔۔۔۔''

یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اوّل کی طرح اپنے موسیٰ ثانی (حضرت مہدی و مسیح موعودؑ) کو بھی ایک موعود عصا بخشا ہوا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(ا) ۲۱ جون ۱۹۰۳ء۔''مجھے دو عصا دیئے گئے۔ایک جو میرے پاس تھا دوسرے وہ جو گم ہو گیا تھا۔اور گمشدہ عصا کو جو میں نے دیکھا تو اُسکے منہ پر لکھا ہوا تھا دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ۔تیری دُعا مقبول ہے۔''(تذکرہ صفحہ ۳۹۴ بحوالہ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

(ب) ۲۱ جون ۱۹۰۳ء۔''۲۱ جون کو ایک چھڑی پر یہ لکھا ہوا دکھایا گیا۔دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ۔تیری دُعا مقبول ہے۔''(ایضاً بحوالہ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۴۔جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

قارئین کرام۔خاکسار آپ کو دعوت فکر دیتا ہے کہ آپ سب اس معاملہ پر غور فرمائیں کہ کیا جناب خلیفہ رابع صاحب کے درج بالا شعر کے اس عاجز کے وجود میں بڑی شان کیساتھ پورا ہونے میں ابھی کوئی کسر باقی ہے۔؟؟؟؟؟ ؎ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

والسّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

آپ کا مخلص۔۔۔عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی۔موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

۱۶۔اکتوبر ۲۰۱۱ء

چند نکات برائے توجہ

عبدالغفار جنبہ صاحب کی شیعوں سے مشابہت

عبدالغفار جنبہ صاحب نے صحابہؓ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ان کی طرف سے پیشگوئی مصلح موعود کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر چسپاں کرنے کو ''انتہائی خطرناک فعل'' قرار دے دیا۔ ان کے ایمان کا اندازہ لگائیں کہ جسے وقت کا امام مانتے ہیں اس کے صحابہؓ کو تنقید کا نشانہ بنانے سے نہیں چوکتے۔ پھر ان میں اور شیعوں میں کیا فرق باقی رہ گیا؟ وہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نے بے جا طور پر خلافت پہلے حضرت ابوبکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمانؓ کے سپرد کر دی اور عبدالغفار جنبہ صاحب کے الفاظ میں ''ایک انتہائی خطرناک فعل'' کے مرتکب ہوئے۔

عبدالغفار جنبہ صاحب کی منکرینِ احمدیت سے مشابہت

مثیلِ مبارک احمد کے بعد کے زمانہ میں پیدا ہونے والے تشحیذ الاذہان کے حوالہ کے متعلق خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بات بالکل ایسے ہی بیان فرمائی تھی جیسا کہ عبدالغفار جنبہ صاحب نے نقل کیا ہے اور اس کا کوئی سیاق وسباق نہیں ہے تو دیگر تاریخی حقائق میں جائے بغیر خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ حوالہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتداء میں خود کے نبی اور رسول ہونے بلکہ مسیح ہونے کے دعویٰ کا بھی انکار کرتے تھے لیکن جب بعد میں اللہ تعالیٰ نے صریح وحی کے ذریعہ بات کھول دی تو آپؑ کے لئے اپنا عقیدہ بدلنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا۔ اس بات پر آج تک مخالفینِ احمدیت اعتراض کرتے ہیں۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی چونکہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل اور آپ کے خلیفہ ہیں اس لئے یہ سنّت آپؓ میں بھی پوری ہوئی۔ الحمدللہ! اب عبدالغفار جنبہ صاحب خود ہی اندازہ لگائیں کہ ان کے اور غیر احمدیوں کے طرزِ عمل اور دلائل میں کیا فرق باقی رہا۔

1944 میں دعویٰ مصلح موعود اور 1955 میں قاتلانہ حملہ کو جس طرح عبدالغفار جنبہ صاحب نے مفتری کی سزا بتائی ہے اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ ان کی منکرینِ احمدیت سے کس قدر مشابہت ہے۔ وہ بھی یہی شور مچاتے ہیں کہ مرزا صاحبؑ نے 1901 میں دعویٰ نبوت کیا اور 1908 میں فوت ہو گئے چنانچہ 23 برس کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ آپؑ کو پکڑ لیا۔ حالانکہ مفتری کی سزا کسی خاص مقام کا جھوٹا دعویٰ کرنے پر نہیں بلکہ عمومی طور پر جھوٹا دعویٰ وحی والہام کرنے پر ملتی ہے۔ سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کا دعویٰ الہام تو کئی دہائیاں پیشتر کا ہے۔ دیکھتے جائیے کہ سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی مخالفت عبدالغفار جنبہ صاحب کو کس طرح احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے کس طرح دور اور مخالفینِ احمدیت کے مشابہ بناتی جا رہی ہے۔

الہاماتِ مسیحؑ موعود کی خودساختہ تشریح۔ جنبہ صاحب کا معیارِ صداقت

عبدالغفار جنبہ صاحب نے لکھا ہے کہ متنازعہ دینی امر کے فیصلہ کے لئے قرآنِ کریم کے علاوہ ہمارے پاس ایک اور ذریعہ بھی ہے یعنی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات۔ بیشک ان دونوں سرچشموں میں کوئی اختلاف اور تناقض نہیں ہے لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جن الہامات میں روایتی عقیدہ سے ہٹ کر بات بیان کی گئی ہے ، یعنی وفاتِ مسیحؑ اور مقامِ نبوّت و رسالت، ان الہامات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن شریف پر پیش کر کے ان کی صداقت پرکھتے ہیں اور اس وقت تک ان کا اعلان نہیں فرماتے جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ عقیدہ کی جس تبدیلی کا اعلان ان الہامات میں کیا جا رہا ہے وہ قرآنِ کریم کے مطابق ہے یا نہیں۔ لیکن امامِ زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سنّت کے برعکس عبدالغفار جنبہ صاحب مجھے قرآنِ کریم کو چھوڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی اپنی خودساختہ اور بے بنیاد تشریح کے مطابق فیصلہ کرنے کو کہتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میثاق النبیین میں صرف رسول کی آمد کا ذکر ہے ہر قسم کے مصلح کا نہیں

میثاق النبیین والی آیت سے عبدالغفار جنبہ صاحب نے قطعی طور پر غلط استنباط کیا ہے کہ اس سے مراد ہر قسم کا مصلح ہے۔ اس آیت میں واضح طور پر رسول کے آنے کا ذکر ہے جو اس کتاب اور حکمت کی تصدیق کرتا ہے جو لوگوں کے پاس پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ کیا عبدالغفار جنبہ صاحب کا دعویٰ رسول اللہ ہونے کا ہے؟ اگر نہیں تو وہ ہرگز اس آیت کے مصداق نہیں ٹھہر سکتے کیونکہ وہ اس قدرتِ ثانیہ کے مخالف ہیں جس کے ظہور کی خبر خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی بلکہ ان کی قائم کردہ جماعت کے اولین گروہ یعنی صحابہ کرامؓ کو غلطی خوردہ اور ایک خطرناک فعل کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔

امام اور جماعت کی اطاعت سے باہر قدم آگ میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ امام اور جماعت سے وابستگی اسلام سے وابستگی کا دوسرا نام ہے اور اس سے علیحدہ ہونے والا بلکہ ایک قدم بھی باہر رکھنے والا گویا آگ میں قدم رکھتا ہے اور جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ ہر کس و ناکس کو جماعت بنانے کا اختیار نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت بنائی جاتی اور مریدین سے بیعت لی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مامورین اس وقت تک قیامِ جماعت اور حصولِ بیعت کا التزام نہیں کرتے جب تک اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اذن نہ دے۔ اب عبدالغفار جنبہ صاحب دلائل کے بغیر احمدیہ مسلم جماعت پر محض الزامات لگاتے ہوئے یہ دعوت دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اور امام کو ترک کر کے اور ایک پیشگوئی کی باون خصوصیات میں سے محض ایک حصہ یعنی زکی غلام ہونے کے ان کے دعویٰ پر ایمان لایا جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن وسنت اور تعلیماتِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام ذخیرہ کو ترک کر کے ان کی ایک ایسی بات پر ایمان لایا جائے جس کا نہ تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اذن ملا ہے اور نہ ہی انہیں ماموریت کا کوئی واضح اور صریح الہام ہے۔

ملکی قوانین کی پابندی اور جماعتی نظام جبر واذیّت؟

جماعت میں جس ''عظیم فتنہ وفساد'' برپا ہونے کی عبدالغفار جنبہ صاحب خبر سنا رہے ہیں وہ نظام سے متنفر معدودے چند لوگوں کے دلوں میں یا بالفاظِ دیگر چائے کی پیالی میں طوفان تو ہوسکتا ہے لیکن الحمدللہ جماعت کی عظیم اور بھاری اکثریت میں اس کا وجود کہیں نظر نہیں آتا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عبدالغفار جنبہ صاحب جماعتی نظام کو جبری نظام کی اذیت بھی گردانتے ہیں اوراس سے اخراج اور مقاطعہ کو سزا بھی کہہ رہے ہیں۔ اگر یہ نظام اتنا ہی برا ہے تو اس سے نکلنا تو آپ لوگوں کے لئے باعثِ رحمت ہونا چاہئے نہ کہ سزا۔ پھر آپ جیسے لوگوں کو اس سے نکالا جاتا ہے تو اس پر شکایت کیسی؟ عبدالغفار جنبہ صاحب جرمنی میں رہتے ہیں، وہاں کے قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔ ایک معمولی سے ٹریفک قانون کی خلاف ورزی پر بھی کسی کو سزا ملتی ہے۔ اسے وہ جبری نظام کی اذیت نہیں کہتے اور بڑے اطمینان وسکون سے وہاں زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن دینی معاملات میں کسی بھی دستور کی پرواہ کئے بغیر اس نظام کو اپنی نفسانی اور من مانی خواہشات کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ خاکسار کو کامل یقین ہے کہ عبدالغفار جنبہ صاحب جیسے لوگ اگر سیّدنا حضرت عمرؓ کے دور میں ہوتے تو اس نظام سے بھی متنفر ہوکر یہ واویلا مچاتے کہ رسولِ اکرم ﷺ کے فوراً بعد ہی نظام بگڑ گیا ہے اور مسلمان حقیقی اسلام سے نعوذ باللہ دور چلے گئے ہیں۔ ذرا کوشش کرکے سیّدنا حضرت عمرؓ کی سوانح حیات پڑھ لیجئے اور خلافت راشدہ کا خلافتِ احمدیہ سے تقابل کرکے دیکھ لیجئے۔ اگر چشمِ بصیرت رکھتے ہوں گے تو آپ پر حقیقت واضح ہوجائے گی۔

جنبہ صاحب کے نئے نظام کی پابندی جبری نظام کی اذیّت نہیں کہلائے گی؟

اس بات پر بھی غور فرمایئے کہ جس نئے نظام کے قائم کرنے کے عبدالغفار جنبہ صاحب مدعی ہیں اس کے سربراہ سے لوگوں کو اگر ویسی ہی شکایات ہوں گی جیسی اب انہیں اور آپ جیسے لوگوں کو احمدیہ مسلم جماعت سے ہیں تو کیا عبدالغفار جنبہ صاحب افراد کی خاطر نظام کو قربان کردیں گے اور الٰہی دستور کی بجائے لوگوں کی ہوائے نفس کے مطابق نظام کو چلائیں گے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب کی تحریرات سے صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ زکی غلام کے پردے میں نظامِ جماعت پر حملہ کررہے ہیں۔ یہی کام کسی مقام کے دعویٰ کے بغیر لاہوری جماعت کے لوگ اور دیگر منافقین کررہے ہیں۔ چنانچہ اصل تکلیف مضبوط نظامِ جماعت سے ہے جسے شیطان مختلف شکلوں میں حملہ کرکے تباہ کرنا چاہتا ہے۔ جس اطاعت کا قرآنِ کریم نے ہم سے مطالبہ کیا اور صحابہ کرامؓ نے اپنا نمونہ دکھا کر ہمارے لئے مثال قائم کردی اور نبی اکرم ﷺ کے بعد خلافتِ راشدہ کے دور میں وہ مسلمان معاشرے کی روح بنی رہی اُس اطاعت کو وہ جبری نظام قرار دے رہے ہیں۔ آزادیٔ ضمیر کے نام پر وہ نظام سے بغاوت کرنے کا حق مانگ رہے ہیں جو نہ تو دنیا کا کوئی نظام دیتا ہے اور نہ ہی قرآنِ کریم نے اس کی اجازت دی ہے بلکہ قرآنِ کریم نے بغاوت اور فساد کو نہایت ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔